جواب۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیّت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہشات پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے!
روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں!

سوال۔ روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟
جواب۔ روزے کی آٹھ قسمیں ہیں!
① فرض معیّن ② فرض غیر معیّن ③ واجب معیّن ④ واجب غیر معیّن ⑤ سنّت ⑥ نفل ⑦ مکروہ ⑧ حرام!

سوال۔ فرض معیّن کون سے روزے ہیں؟
جواب۔ سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرض معیّن ہیں!

سوال۔ فرض غیر معیّن کون سے روزے ہیں؟
جواب۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو ان کی قضا کے روزے فرض غیر معیّن ہیں!

سوال۔ واجب معیّن کون سے روزے ہیں؟
جواب۔ نذر معیّن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منّت ماننے سے اس دن یا ان تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں جیسے کسی نے منّت مانی کہ اگر میں امتحان میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھوں گا!

سوال۔ واجب غیر معیّن کون سے روزے ہیں؟
جواب۔ کفّاروں کے روزے اور نذر غیر معیّن کے روزے واجب غیر معیّن ہیں۔ مثلاً کسی نے منت مانی کہ اگر میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے

واسطے تین روزے رکھوں گا!

سوال۔ کون سے روزے سنّت ہیں؟

جواب۔ روزوں میں سنّت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں۔ لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے رکھنے یا ان کی ترغیب دینی ثابت ہے انہیں سنّت کہتے ہیں۔ جیسے عاشورے کے دو روزے۔ یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے۔ عاشورہ محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے اور عرفہ ذی الحجہّ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخوں کے روزے!

سوال۔ مستحب کون سے روزے ہیں؟

جواب۔ فرض اور واجب اور سنّت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں۔ لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ ان میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوّال میں چھ روزے ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ، جمُعہ کے دن کا روزہ، پیر کے دن کا روزہ، جمعرات کے دن کا روزہ!

سوال۔ مکروہ کون سے روزے ہیں؟

جواب۔ صرف سینچر کے دن کا روزہ، صرف عاشورہ یعنی دسویں تاریخ کا روزہ، نوروز کے دن کا روزہ، عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھنا!

سوال۔ کون سے روزے حرام ہیں؟

جواب۔ سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو روزے اور ایّام تشریق کے تین روزے۔ ایّام تشریق ذی الحجہّ کی گیارھویں، بارہویں، تیرھویں تاریخوں کا نام ہے!

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

سوال۔ رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟
جواب۔ رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں۔ مثلاً حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے مُنہ کی بھبھک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں!
سوال۔ رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟
جواب۔ ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے!
اگرچہ نابالغ پر روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچّہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اسے نماز کے لئے مارنا بھی چاہیئے۔ اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اتنے روزے اس سے رکھوانے چاہئیں!
سوال۔ وہ کون کون سے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے؟
جواب۔ (۱) سفر یعنی مسافر کو حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ لیکن

اگر سفر میں مشقّت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے ② مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو ③ بہت بڈھا ہونا ④ حاملہ ہونا، جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو ⑤ دودھ پلانا جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو ⑥ روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے ⑦ حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں!

چاند دیکھنے اور گواہی دینے کا بیان

سوال۔ رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے اور رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے۔ تاکہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کا حساب ٹھیک ٹھیک معلوم رہے۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے تو اگر مطلع صاف تھا تو صبح کا روزہ نہ رکھو۔ اور اگر مطلع پر ابر یا غبار تھا تو صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے۔ اگر اس وقت تک کہیں سے چاند دیکھنے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیّت کر لو اور اگر نہیں تو اب کھاؤ پیو۔ لیکن انتیس شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیّت کرنا کہ چاند ہو گیا ہوگا تو رمضان کا روزہ نہیں تو نفل کا ہو جائے گا مکروہ ہے!

سوال۔ رمضان شریف کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب۔ اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند کے لئے ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی کی گواہی معتبر ہے چاہے مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پرہیزگار معلوم ہوتا ہو اس کی گواہی بھی معتبر ہے!

سوال۔ عید کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

جواب۔ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کے لئے دو پرہیزگار سچّے مردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے!

سوال۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہے؟

جواب۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے!

سوال۔ اگر کسی دُور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہو گی یا نہیں؟

جواب۔ چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے۔ مثلاً برہما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر ایک روزے کی قضا لازم ہوگی۔ ہاں یہ شرط ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جس کا شریعت میں اعتبار ہے، تار کی خبر معتبر نہیں!

سوال۔ اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہیں کی گئی اور اس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا، نہ روزے رکھے گئے تو اس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں!

جواب ہاں اس پر روزے رکھنا واجب ہے اور اگر اس کے حساب سے تیس روزے پورے ہوجائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے!

نیّت کا بیان

سوال۔ کیا روزے کے لئے نیّت کرنا ضروری ہے؟

جواب ہاں روزے کے لئے نیّت کرنا شرط ہے۔ اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا لیکن روزہ کی نیّت نہیں کی تو روزہ نہ ہوگا!

سوال۔ نیّت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

جواب۔ رمضان شریف اور نذر معیّن اور سنّت اور نفل روزوں کی نیّت رات سے کرلے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔ دن سے مراد شرعی دن ہے جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا نام ہے۔ مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے ہوا تو گیارہ سے بجے سے پہلے پہلے نیت کرلینی ضروری ہے۔ اور قضائے رمضان اور کفارے اور نذر غیر معیّن کی نیّت صبح صادق سے پہلے کرلینی ضروری ہے!

سوال۔ نیّت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب۔ رمضان شریف اور نذر معیّن اور سنّت اور نفل روزوں کی نیّت میں تو چاہے خاص ان روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کرلے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیت کرے بہرصورت رمضان میں

رمضان کا روزہ اور نذر معیّن کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سنّت یا نفل کا روزہ ہو جائے گا اور نذر غیر معیّن اور کفاروں اور قضاء رمضان کی نیّت میں خاص ان روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے!

سوال۔ نیّت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ نیّت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دل سے ارادہ کر لینا کافی ہے۔ زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں!

روزے کے مستحبات کا بیان

سوال۔ روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

جواب۔ ① سحری کھانا ② رات سے نیت کرنا ③ سحری اخیر وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے ④ افطار میں جلدی کرنا جب کہ آفتاب غروب نہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے ⑤ غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ بُری باتوں سے بچنا ⑥ چھوارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا!

سوال۔ سحری کسے کہتے ہیں اور اس کا وقت کیا ہے؟

جواب۔ سحری آخری رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں۔ رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سنت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں!

روزے کے مکرُوہات کا بیان

سوال۔ روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب۔① گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا ② کوئی چیز چکھنا ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہو اسے زبان کی نوک سے سالن کا مزہ چکھ لینا جائز ہے ③ استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا، اور کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا ④ منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا ⑤ غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا ⑥ بے قراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا ⑦ نہانے کی حاجت ہو تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا ⑧ کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا!

سوال۔ کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

جواب۔ ① سُرمہ لگانا ② بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا ③ ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا ④ مسواک کرنا اگرچہ تازہ جڑ یا تر شاخ کی ہو ⑤ خوشبو لگانا یا سونگھنا ⑥ بھولے سے کچھ کھا پی لینا ⑦ خود بخود بلا قصد قے ہو جانا۔ ⑧ اپنا تھوک نگلنا ⑨ بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اتر جانا۔ ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے!

روزے کے مُفسدات کا بیان

سوال۔ مفسدات سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ مفسدات ان باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں!

سوال۔ جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

جواب۔ ① کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور

وہ حلق سے اتر گئی ② روزہ یاد تھا اور کُلّی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اتر گیا ③ قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا لی ④ قصداً منہ بھر کر قے کر ڈالی ⑤ کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا۔
⑥ دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لیا جب کہ وہ چنے کے دانے برابر یا اس سے زیادہ ہو اگر منہ سے نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ، روزہ ٹوٹ گیا ⑦ کان میں تیل ڈالا ⑧ ناس لیا ⑨ دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو ⑩ بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا یا پیا ⑪ یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔
⑫ رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا ⑬ ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا۔ حالانکہ ابھی دن باقی تھا۔ ان سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے!

سوال۔ کن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

جواب۔ رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر ① ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی ② قصداً صحبت کر لی ③ فصد کھلوائی یا سُرمہ لگایا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں!

سوال۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں، بلکہ اس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رُکا

رہے۔ اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہوجائے یا حیض نفاس والی عورت پاک ہوجائے یا مجنون تندرست ہوجائے تو ان لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے!

سوال۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے رمضان شریف کے سوا اور کسی روزہ کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا!

روزے کی قضا کا بیان

سوال۔ روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب۔ (۱) بلا عذر فرض یا واجب معیّن کے روزے نہیں رکھے (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے ٹوٹ گیا یا توڑ دیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے!

سوال۔ قضا کب رکھنی چاہیئے؟

جواب۔ جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے۔ بلاوجہ دیر کرنا بُری بات ہے!

سوال۔ قضا روزے لگاتار ضروری ہیں یا نہیں؟

جواب۔ چاہے لگاتار رکھے، چاہے درمیان میں فاصلہ کرکے۔ دونوں طرح جائز ہے!

سوال۔ اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا کرنے باقی تھے کہ دوسرا

رمضان آگیا تو کیا کرے؟

جواب۔ اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا کرے!

سوال۔ نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس کی قضا رکھنا واجب ہے کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں!

سوال۔ اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ اگر اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی یا اس طرح کا بیمار ہے کہ صحت پانے کی امید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فدیہ دے دینا جائز ہے!

سوال۔ روزوں کا فدیہ کیا ہے؟

جواب۔ ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلّہ مثلاً چاول، جوار، باجرہ وغیرہ!

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے۔ مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو، اس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے۔ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کئے ہوئے انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے!

سوال۔ ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے اس کا انتقال ہوگیا تو اس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں، یعنی اس مرنے والے کے ذمے سے روزے نہ اتریں گے ہاں وارث فدیہ دے دیں تو جائز ہے!

کفّارے کا بیان

سوال۔ روزہ توڑنے کا کیا کفّارہ ہے؟

جواب۔ کفّارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن ان ملکوں میں غلام نہیں ہیں اس لئے صرف دو صورتوں سے کفّارہ دیا جاسکتا ہے۔ اوّل یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا ان کی قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار دے دے۔

(سیر سے انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن مراد ہے)

سوال۔ ساٹھ مسکینوں کا غلّہ مثلاً دو من پچیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دے دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلّہ پونے دو سیر گیہوں دیا جائے یا اسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلایا جائے تو جائز ہے لیکن اگر اسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلّہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہوگا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اس کا کفّارہ میں شمار نہ ہوگا!

سوال۔ اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں، بلکہ کفّارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن کے غلّے کی مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے!

سوال۔ اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ ایک ہی کفّارہ واجب ہوگا!

اعتِکاف کا بیان

سوال۔ اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اعتکاف اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر یعنی مسجد میں ٹھہرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیّت سے ایسی مسجد جس میں جماعت ہوتی ہو ٹھہرا رہے!

سوال۔ صرف مسجد میں ٹھہرا رہنا کیوں عبادت ہے؟

جواب۔ جب کہ انسان اپنا سیر تماشا، چلنا پھرنا، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھہرا رہے اور اس میں ٹھہرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے!

سوال۔ عورت کہاں اعتکاف کرے؟

جواب۔ اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو اعتکاف کی نیّت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پائخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصّے میں نہ جائے اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنائے اور پھر اسی جگہ اعتکاف کرے!

سوال۔ اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟
جواب۔ اعتکاف میں یہ فائدے ہیں ① اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے ② دُنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے ③ اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے اشتیاق میں بیٹھا رہے۔ ④ اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے ⑤ مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس لئے اعتکاف میں معتکف اللہ تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے!
سوال۔ اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟
جواب۔ تین قسمیں ہیں ① واجب ② سُنّت مؤکّدہ ③ مستحب!
سوال۔ اعتکاف واجب کون سا ہے؟
جواب۔ نذر کا اعتکاف واجب ہے۔ مثلاً کسی نے منّت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتکاف کروں گا!
سوال۔ سنّت مؤکّدہ کون سا اعتکاف ہے؟
جواب۔ رمضان شریف کے عشرہ اخیر یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتدا بیس تاریخ کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا دونوں صورتوں میں سنّت ادا ہو جائے گی۔

یہ اعتکاف سنّت مؤکّدہ علی الکفایہ ہے۔ یعنی بعض لوگوں کے کرلینے سے سب کے ذمّہ سے ادا ہوجاتا ہے!

سوال۔ مستحب کون سا اعتکاف ہے؟

جواب۔ واجب اور سنّت مؤکّدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے!

سوال۔ اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب۔ ① مسلمان ہونا ② حدثِ اکبر اور حیض ونفاس سے پاک ہونا ③ عاقل ہونا ④ نیّت کرنا ⑤ مسجد میں اعتکاف کرنا۔ یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں اور اعتکاف واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے!

مستحباتِ اعتکاف کا بیان

سوال۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

جواب۔ ① نیک اور اچھی باتیں کرنا ② قرآن شریف کی تلاوت کرنا ③ دُرود شریف پڑھتے رہنا ④ عُلومِ دینیہ پڑھنا پڑھانا ⑤ وعظ و نصیحت کرنا ⑥ جامع مسجد میں اعتکاف کرنا!

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

سوال۔ کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

جواب۔ اعتکاف واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اس کا وقت کم سے کم ایک دن ہے۔ پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منّت ماننا صحیح نہیں!

اور جو اعتکاف کہ سنّت مؤکدہ اس کا وقت رمضان شریف کا عشرہ اخیرہ ہے۔ اور اعتکاف نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے۔ یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔ دُعا یہ ہے:۔

(بِسۡمِ اللّٰہِ دَخَلۡتُ وَعَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَنَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِكَافِ)

اعتِکاف میں جو باتیں جائز ہیں اُن کا بیان

سوال۔ معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

جواب۔ ① پائخانہ پیشاب کے لئے نکلنا ② غسل فرض کے لئے نکلنا ③ جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار سنّتیں پڑھ سکے نکلنا ④ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

سوال۔ پائخانہ پیشاب کے لئے کتنی دُور جانا جائز ہے؟

جواب۔ اپنے مکان تک چاہے وہ کتنی ہی دُور ہو جانا جائز ہے۔ ہاں اگر اس کے دو مکان ہیں ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دور ہے تو قریب والے میں قضاحاجت کرنا ضروری ہے!

سوال۔ نماز جنازہ کے لئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر اس نے اعتکاف کی نیّت کرتے وقت یہ نیّت کرلی تھی کہ نماز جنازہ کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیّت نہیں کی تھی تو جائز نہیں!

سوال۔ اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

جواب۔ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔ نکاح کرنا جائز ہے!

مکروہات و مفسدات اعتکاف کا بیان

سوال۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟
جواب۔ ① بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا ② اسباب مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا ③ لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا!
سوال۔ کن کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟
جواب۔ ① بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا ② حالت اعتکاف میں صحبت کرنا ③ کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا جیسے پائخانہ کے لئے گیا اور پائخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھہرا رہا ④ بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا۔ ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے!
سوال۔ اعتکاف فاسد ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟
جواب۔ اعتکاف واجب کی قضا واجب ہے، سنّت اور نفل کی قضا واجب نہیں!

نذر یعنی منّت ماننے کا بیان

سوال۔ منّت ماننا کیسا ہے؟
جواب۔ جائز ہے اور منّت مان کر اس کا پورا کرنا واجب ہے!
سوال۔ کیا ہر منّت کا پورا کرنا واجب ہے؟

جواب۔ جو منت خلافِ شرع بات کی نہ ہو اور اس کی شرطیں پائی جائیں اس کا پورا کرنا واجب ہے اور جو منّت کہ خلافِ شرع کام کی ہو اس کا پورا کرنا ناجائز ہے!

سوال۔ منّت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب۔ (۱) منّت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا یا روزہ رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا یا ہزار روپیہ صدقہ کروں گا (۲) جس چیز کی منّت مانی ہے وہ اس کی قدرت سے باہر نہ ہو ورنہ منّت صحیح نہ ہوگی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں شخص کی دوکان کا مال خیرات کر دوں گا۔ یہ منت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اس کی ملکیت نہیں ہے اور اس کی قدرت سے باہر ہے اس کے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھوگے!

سوال۔ کسی پیر یا ولی کی منت ماننی کیسی ہے؟

جواب۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منّت ماننی حرام ہے کیونکہ منت بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں ہے!

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

سوال۔ زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ مال کے اس خاص حصّے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے!

سوال۔ زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

جواب۔ زکوٰۃ دینا فرض ہے قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے۔ جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے!

سوال۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب۔ ① مسلمان ② آزاد ③ عاقل ④ بالغ ⑤ مالک نصاب ہونا ⑥ نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا ⑦ اور مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔ پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں!

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں!

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

سوال۔ کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب۔ چاندی سونے اور ہر قسم کے مال تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے!

سوال۔ چاندی سونے سے ان کے سکے جیسے اشرفیاں روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

جواب۔ چاندی، سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ جیسے اشرفیاں روپے، زیور، برتن، گوٹہ، ٹھپّہ وغیرہ!

سوال۔ جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب۔ جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے

لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں، چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں یا کوئی مکان یا دکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اس کا کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں!

سوال۔ سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدر نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس پر زکوٰۃ فرض ہے!

سوال۔ اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے دونوں میں سے نصاب کسی کا پورا نہیں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب۔ اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں!

سوال۔ اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے اور اس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے۔ لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں!

جواب۔ اس صورت میں اس پر زکوٰۃ فرض نہیں!

سوال۔ مالِ تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مال تجارت ہے۔ خواہ کسی قسم کا مال ہو۔ جیسے غلہ، کپڑا، قند، جوتیاں، بساط خانہ کا اسباب وغیرہ!

سوال۔ نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے ان کی شریعت نے خاص خاص مقدار مقرر کردی ہے جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہوجاتی ہے۔ اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں!

سوال۔ چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب۔ چاندی کا نصاب چون تولے ۲ ماشے بھر وزن کی چاندی ہے (تولہ سے انگریزی روپے کا وزن مراد ہے)

سوال۔ چوّن تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی؟

جواب۔ زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ $\frac{1}{40}$ دینا فرض ہوتا ہے۔ پس چوّن تولے ۲ماشے کی زکوٰۃ ایک تولہ ۴ ماشہ دو رتی چاندی ہوئی!

سوال۔ سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب۔ سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے، اس کی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوا!

سوال۔ تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب۔ تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ، پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کرکے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو!

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ جس قدر زکواۃ واجب ہوئی ہے وہ کسی مستحق کو خاص خدا کے واسطے دے دو اور اسے مالک بنادو۔ کسی خدمت یا کسی کام کی اُجرت میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔[1]

[1] مگر عامل زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہوتا ہے اس کی تنخواہ مال زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔

ہاں اگر مال زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر ان کو تقسیم کر دو تو جائز ہے!

سوال۔ زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہیئے؟

جواب۔ جب بقدر نصاب مال پر سال پورا ہو جائے۔ قمری چاند کے حساب سے سال مراد ہے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے دیر لگانا اچھا نہیں[۱]!

سوال۔ سال گزرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر بقدر نصاب مال کا مالک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے!

سوال۔ زکوٰۃ دیتے وقت نیّت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مال زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیال زکوٰۃ کسی کو روپیہ دے دیا اور دینے کے بعد اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

سوال۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے اسے یہ بتا دینا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۔ یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دے دو جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی!

سوال۔ اگر سال گزرنے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس کی زکوٰۃ بھی اس کے ذمّہ سے ساقط ہو گئی!

---

[۱] قمری اور انگریزی سال میں ہر سال میں دس دن کا فرق ہوتا ہے۔ انگریزی سال کے حساب سے دس یوم کی زکوٰۃ مزید ادا کرنا ضروری ہے

سوال ۔سال گزرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دے دیا تو کیا حکم ہے؟
جواب ۔اس کی زکوٰۃ بھی معاف ہوگئی !
سوال ۔ اگر سال گزرنے کے بعد تھوڑا مال ضائع ہوگیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے ؟
جواب ۔ جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہوگئی باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے !
سوال ۔ اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا ؟
جواب ۔ وزن کا اعتبار ہے ۔مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں ۔سال گزرنے کے بعد اسے ڈھائی تولہ (تولہ روپیہ بھر وزن کا) چاندی دینی چاہیئے اب اسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنی دے دے یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا دے دے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ۔لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی !
سوال ۔ چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جا سکتی ہے یا نہیں ؟
جواب ۔ ہاں جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہو اتنی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا، غلہ خرید کر دینا بھی درست ہے !

زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

سوال ۔ مصارف زکوٰۃ سے کیا مراد ہے ؟
جواب ۔ جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اسے مصرف زکوٰۃ کہتے ہیں !

مصارف مصرف کی جمع ہے۔ مصارف زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے!

سوال۔ مصارف زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

جواب۔ اس زمانے میں مصارف زکوٰۃ یہ ہیں ① فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال واسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں ② مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں ③ قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو ④ مسافر جو حالت سفر میں تنگدست رہ گیا ہو اسے بقدر حاجت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے!

سوال۔ مدارس اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمموں کو، اس کے لئے کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں، دینے میں کچھ مضائقہ نہیں!

سوال۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں؟

جواب۔ اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ① مالدار کو یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے یا نصاب کی برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو۔ جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور ان کی قیمت بقدر نصاب ہے اس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں۔ اگرچہ خود اس پر بھی ان برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں ② سیّد اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارث بن عبد المطلب اور حضرت جعفرؓ اور حضرت عقیلؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ

کی اولاد مراد ہے ③ اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، چاہے اوراوپر کے ہوں ④ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں۔ ⑤ خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی ⑥ کافر ⑦ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں!

سوال۔ کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب۔ جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے۔ ان میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں۔ جیسے میّت کے گور وکفن میں لگا دینا یا میّت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ پر خرچ کرنا جائز نہیں!

سوال۔ کسی شخص کے پاس ایک ہزار روپے یا دو ہزار روپے کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اس کے کرایہ سے اپنی گزر کرتا ہے اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگ دست ہے اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے۔ کیونکہ یہ مکان اس کی حاجت اصلیہ میں داخل ہے۔ البتہ جب کسی حاجت اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدر نصاب ہو تو اسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں!

سوال۔ اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سید تھا یا مالدار تھا یا اپنا ماں باپ یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب۔ ادا ہو گئی۔ پھر سے دینا واجب نہیں!

سوال۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

جواب۔ اوّل اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی، بہن، بھتیجے، بھتیجیاں، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سُسر، داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق

ہوں، انہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے ان کے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہو اسے دینا افضل ہے، پھر جسے دینے میں دین کا زیادہ نفع ہو جیسے علمِ دین کے طالب علم!

صدقہ فطر کا بیان

سوال۔ صدقہ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزے کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں۔ اسے صدقہ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں!

سوال۔ صدقہ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

جواب۔ ہر مسلمان آزاد پر جب کہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو صدقہ فطر واجب ہے!

سوال۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے جو نصاب شرط ہے وہ وہی نصاب زکوٰۃ ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

جواب۔ نصاب زکوٰۃ یا نصاب صدقہ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے۔ مثلاً چون تولہ دو ماشے چاندی یا اس کی قیمت لیکن نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقہ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مالِ تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے ان تینوں چیزوں کی خصوصیت نہیں، بلکہ اس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے

لیا جاتا ہے ہاں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے!

پس اگر کسی شخص کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روز مرّہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اس کا خالی پڑا ہے یا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر کے نصاب پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے!

سوال۔ صدقہ کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے!

جواب ہر شخص مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے!

سوال۔ مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب۔ غلط ہے۔ بلکہ ہر مالک نصاب پر واجب ہے، خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

سوال۔ صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

جواب۔ عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پس جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کے مال میں سے صدقہ فطر نہیں

لیا جاتا ہے ہاں حاجتِ اصلیہ سے زائد اور قرضہ سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرّہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل، چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوئے ہوں یا کوئی مکان اس کا خالی پڑا ہے یا اور کسی قسم کا سامان واسباب ہے اور اس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ کے نصاب پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے!

سوال۔ صدقہ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

جواب۔ ہر شخص مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے اور جو بچّہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کی طرف سے ادا کیا جائے گا!

سوال۔ مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب۔ غلط ہے بلکہ ہر مالک نصاب پر واجب ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

سوال۔ اگر صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے!

سوال۔ صدقہ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟
جواب۔ عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اس کے ذمّہ واجب الادا رہے گا چاہے کتنی ہی مدّت گزر جائے!

سوال۔ صدقہ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟
جواب۔ صدقہ فطر میں ہر قسم کا غلّہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو دے تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہیئے۔ سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن ہے۔

اگر جو یا اس کا آٹا یا ستو دے تو ساڑھے تین سیر دینا چاہیئے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلّہ مثلاً چاول، باجرہ، جوار وغیرہ دے تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جس قدر وہ غلّہ آتا ہو دینا چاہیئے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہیئے!

سوال۔ ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دے یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟
جواب۔ کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینا بھی جائز ہے!

سوال۔ صدقہ فطر کن لوگوں کو دینا چاہیئے؟
جواب۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انہیں صدقہ فطر بھی دینا جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انہیں صدقہ فطر بھی دینا ناجائز ہے!

سوال۔ جن لوگوں پر صدقہ فطر واجب ہے وہ زکوٰۃ یا صدقہ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟
جواب۔ نہیں لے سکتے اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں جن کے پاس صدقہ فطر کا نصاب موجود ہو!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ
تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ
الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ ۖ فَاَصَابَهَآ
اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا
تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ
اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ
يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ ۙۖ
يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾

(سورة البقرة آیت: ٢٦٥،٢٦٦،٢٦٧،٢٦٨،٢٦٩)

(ترجمہ)

اور مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی خوشی حاصل کرنے کو اور اپنے دلوں کو ثابت کر کر ایسی ہے جیسے ایک باغ ہے بلند زمین پر اس پر پڑا زور کا مینہ تو لایا وہ باغ اپنا پھل دو چند اور اگر نہ پڑا اس پر مینہ تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔ کیا پسند آتا ہے تم میں سے کسی کو یہ کہ ہووے اس کا باغ کھجور اور انگور کا بہتی ہوں نیچے اسکے نہریں اس کو اس باغ میں اور بھی سب طرح کا میوہ حاصل ہو اور آگیا اس پر بڑھاپا اور اس کی اولاد ہیں ضعیف تب آپڑا اس باغ پر ایک بگولا جس میں آگ تھی جس سے وہ باغ جل گیا یوں سمجھاتا ہے تم کو اللہ آیتیں تاکہ تم غور کرو۔ اے ایمان والو خرچ کرو ستھری چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس چیز میں سے کہ جو ہم نے پیدا کیا تمہارے واسطے زمین سے اور قصد نہ کرو گندی چیز کا اس میں سے کہ اسکو خرچ کرو حالانکہ تم اس کو کبھی نہ لوگے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ ہے خوبیوں والا۔ شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگ دستی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا اور اللہ وعدہ دیتا ہے تم کو اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ بہت کشائش والا ہے سب کچھ جانتا ہے۔ عنایت کرتا ہے سمجھ جس کسی کو چاہے اور جس کو سمجھ ملی اس کو بڑی خوبی ملی اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

(سورۃ البقرہ۔ آیت: ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

آپ کہہ دیجئے اے میرے بندو، جنہوں نے (کفر شرک کر کے) اپنی جان پر زیادتیاں کی ہیں۔ تم اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ بالیقین اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) تمام (گزشتہ) گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔ بے شک وہ بڑے بخشنے والے بڑی رحمت والے ہیں۔

(پارہ ۲۴۔ سورۃ الزمر۔ آیت: ۵۳)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز

اور مت ٹھہراؤ اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کے احکام کو ہنسی

(پارہ ۲۔ سورۃ البقرہ۔ آیت: ۲۳۱)

براۓ مہربانی
خصوصی توجہ فرمائیں

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًاo (سورۃ مزمل۔۴)

''اور قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔''

قرآن کریم کو صحیح تلفظ اور صحیح ادائیگی (تجوید و مخارج) کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان مرد و عورت دونوں پر لازم ہے۔لیکن اس وقت اس پر توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کے نتیجے میں تلاوت قرآن کریم کرنے کے باوجود اس کا صحیح حق ادا نہیں ہوتا بلکہ تلاوت کرتے وقت بیشمار ایسی غلطیاں بھی سرزد ہوجاتی ہیں جن پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے سخت وعید آئی ہے۔

قرآن کریم ، خواہ حفظ پڑھا جائے یا ناظرہ ، تھوڑا پڑھا جائے یا زیادہ ، مجمع میں پڑھا جائے یا تنہائی میں ، نماز میں تلاوت کیا جائے یا خارج نماز۔ ہر حال میں حروف کی صحیح ادائیگی (تجوید و مخارج کے ساتھ) سخت ضروری ہے۔ ورنہ بعض مرتبہ معانی بھی بدل کر غلط ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ ح ۔ ـہ: سورۃ الفاتحہ
(اِن الفاظ کو عربی قرأت میں لحن جلی کہتے ہیں)

الحمد ''ح'' سے ادائیگی کریں تو معنیٰ سب تعریفیں ہے۔ اور اگر ''ھ'' سے ادائیگی کریں تو سب موتیں/ اموات ہے۔نعوذ باللہ
''الرحیم'' کے معنیٰ ترس فرمانے والا۔ مگر ''ھیم'' کے معنیٰ پیاسا اونٹ۔

۲۔ ق ۔ ک: سورۃ الاخلاص
(اِن الفاظ کو عربی قرأت میں لحن جلی کہتے ہیں)

سورۃ الاخلاص: اگر ''قل'' کو ''ق'' سے ادا کریں تو ٹھیک معنیٰ ''کہو'' اگر ''ک'' سے ادا کریں تو معنیٰ ''کھاؤ'' کے ہیں۔
''قلب'' اگر ''ق'' سے ادا کریں تو معنیٰ ''دل'' اور اگر ''ک'' سے ''کلب'' ادا کریں تو معنیٰ ''کتا'' ہے۔

اسی طرح قرآن پاک پڑھنے میں زیر ، زبر ، پیش کی بڑی اغلاط ہوتی ہیں اور لاعلمی میں کتنا بڑا گناہ سرزد ہوتا ہے۔

قرآن پاک کی صحیح تلاوت کے سلسلے میں لاپرواہی برتنا ایک جرم عظیم ہے۔
دلائل اور علماء کرام سے تحقیقاً یہ ثابت ہے کہ قرآن پاک میں ہر کلمہ صاف صاف اور صحیح ادا ہو۔ جیسا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ترتیل سے ادا فرمانا ثابت ہے۔

اگر ہم ایمان اور یقین کے ساتھ غور کریں تو لاپرواہی، غیر ذمہ داری سے قرآن پاک کی حق تلفی کررہے ہیں۔ چنانچہ اگر ہم سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) کسی اچھے قاری صاحب کے پاس بیٹھ کر یاد کرلیں تو کافی الفاظ کی ادائیگی صحیح ہو جائے گی۔ ساتھ ہی نماز بمعنیٰ پڑھنے کا بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ شوق نصیب فرمادیں گے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ (حدیث پاک)
تو جتنی دلی لگن سے ہم نماز کے الفاظ کی ادائیگی سیکھیں گے اور معنیٰ سیکھیں گے اُتنی زیادہ برکات اور تسلی ہوگی اور ہم قرآن پاک صحیح تجوید و مخارج کے ساتھ سیکھ لیں گے اور معنیٰ سمجھ لیں گے، ان شاء اللہ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کو اُسی طرح پڑھا جائے جس طرح وہ نازل ہوا ہے۔

چنانچہ علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی تلاوت میں تجوید کے قواعد کا خیال نہ رکھے وہ نافرمانی کی وجہ سے گناہگار ہوگا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو اپنی وسعت کے مطابق قرآن کریم کو تجوید اور اُس کے صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کرنا ضروری ہے اور خصوصاً "لحن جلی" ("ق" کی جگہ "ک" اور "ح" کی جگہ "ھ" پڑھنا) سے بچنا ضروری ہے

اللہ پاک سے گڑگڑا کر معافی مانگیں اور دعا کریں کہ اللہ پاک ہمیں معاف فرمائے اور آئندہ سے پختہ ارادہ کریں کہ ہم قرآن کریم صحیح پڑھنے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا کسی قاری صاحب کے پاس بیٹھ کر سیکھیں بھی اور قرآن پاک کو صحیح پڑھنے کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا بھی کریں۔ آمین

ہماری درخواست ہے کہ نماز ضرور پانچ وقت کی باجماعت ادا کی جائے۔ عموماً ہمارے ہاں یہ کہا جاتا ہے کہ جلدی جلدی نماز پڑھو یا جلدی کھانا کھاؤ۔ حالانکہ یہ دونوں ہمارے لئے اتنے ضروری ہیں جن کا احساس نہیں ہوتا۔ نماز ماشاء اللہ روحانی غذا ہے اور کھانا ہماری جسمانی غذا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ نہ صرف نماز کی پابندی کریں بلکہ تسکین دل سے پڑھیں۔ ان کے الفاظ کی صحیح ادائیگی بھی سیکھیں اور معنیٰ بھی۔ اسی طرح کھانا بھی اطمینان سے کھائیں۔

مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ دعائے مغفرت
اور ایصالِ ثواب کے لئے تمام مسلمین و مسلمات
خصوصاً حاجی اللہ بخش برخوردار یہ، محترمہ خدیجہ بیگم،
محترمہ عمر بانو اور حاجی ناصر گلزار مرحومین کو بھی
ایصالِ ثواب اور مغفرت کے لئے یاد فرمائیں۔

جزاک اللہ کثیراً کثیراً

اللہ سبحانہ و تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس
میں جگہ عطا فرمائیں۔ امین

میں آپ کا بہت مشکور و ممنون ہوں گا۔

طالب دعا

الطاف حسین برخوردار یہ

ریسرچ اینڈ ریفرنس آفیسر

تصدیق نامہ

تعلیم الاسلام (اردو مکمل چار حصے) میں درج قرآنی آیات کو چیک کیا گیا۔

تصدیق کی جاتی ہے کہ تعلیم الاسلام میں درج آیاتِ قرآن میں اعراب اور متن کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

27-11-2000